رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

۱۳ جون ۱۹۱۳ء

نُور افشان

حقیقی نُور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۱۹۱۳ء | نمبر ۲۳

یہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اُردو کا قاعدہ	۶ پائی ار	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی	ار	عقاید اسلامیہ	۱۰ر
اُردو کی پہلی کتاب	ار	سوالات لوقا کی انجیل پر ایضاً	ار	ینابیع الاسلام	۸ر
اُردو کی دوسری کتاب	۲ و ۳ر	سوالات یوحنا کی انجیل پر ایضاً	ار	حیات المسلمین	۸ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر	زنانہ سیکنڈ ریڈر-گورمکھی	۳ر	تحقیق الایمان	۴ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر	گورمکھی قاعدہ	۳ پائی	تواریخ محمدی	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کنگ صاحب کا	ار	اِسلام میں مسیح اُردو	۱ر	تعلیم محمدی	۴ہر
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر	خدائے اِسلام	۲ر	دین اسلام اور اُسکی تردید از روے اسلام	۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر	ینابیع القرآن	۳ر	ستیارتھ پرکاش وید اُردو	۸ر
دیہاتی سوال وجواب	۶ پائی	الکفارہ	۰ر	سمپردائے	۶ر و ۱۰ر
دیہاتی سوال وجواب پنجابی اُردو حروف	۶ پائی	بائیبل یا قرآن	۱۰ر	ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
سوال وجواب رومن اُردو	۶ پائی	مسیح ابن اللہ	۲ر	حل مشکلات حصہ اول اُردو	۶ر
سوال وجواب گورمکھی	۶ پائی	اثمار شیریں	۳ر	تحقیق بائبل	۴ر
شبد وغزلیں اُردو	ار	میزان الحق	۴ہر	طالبان حق	۹ر
شبد وغزلیں گورمکھی	ار	طریق الحیات	۲ر	تواریخ بائبل	۱۴ہر
سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی	ار	کشف القرآن	۶ر	حیاتِ مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول - مِن تصنیف ایڈورڈ وائے ٹیمنٹ صاحب
رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے پُر تاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۳/ و ۶/ و ۸/ +

صحت جسمی | مِن تصنیف قاضی میر محمد - کونجھی - فارسی اُردو قیمت ۴/ صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے +

انجیل برنباس | مِن تصنیف عبدالاحد از کائرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی - پادری بیگن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں - قیمت ۲/ +

مسیح کی تعلیم | مِن تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو مینٹلی صاحب نے ترجمہ کیا -
فارسی - اُردو اور رومن بھی چھاپی گئی قیمت ۴/ - اُردو ۸/ - اور ۱۲/ - یہ کتاب نہایت ضروری - ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض | ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴/ - ۸/ - ۱۲/ - رومن ۶/ اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں - تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاوینگی +
آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح باوے ؟ کتاب کی قیمت صد ہا گنی قیمتی ہے

ویدک شائستگی - قیمت رومن اُردو ۸/ +

ویدوں کی اصل - فارسی اُردو قیمت ۱۰/ +

ذات وچار - فارسی اُردو قیمت ۲/ +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳/ +

دائی گری | مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۳/ - فارسی اردو ۶/ +
یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے - ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہیے +

ہدایت تیمارداران | یہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دی جاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلیئے سندی کتاب ہے ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں - رومن اُردو قیمت ۳/ یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے اُمید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہو جائیگی +

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶/ فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں :-
۱- ایھگیل سنگھ نمبردار - ۲- بھادی ٹوکری - ۳- سدیپک جیون - ۴- بھرکی ۵- میں رہدا بھر داہاں - ۶- ایک کُتی دی کتھا - ۷- ذات ورن - ۸- سیونک کھا گئی +

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو ۸/ + شعاع نور حصہ اول و دویم ۵/
رابنسن کروسو ۱۲/ + طیطس رفیق صلیب ۸/
طلائی شمعدان ۴/ + تحقیق الاسلام حصہ اول ۲/
مارکو پولو کا سفرنامہ ۸/ + مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی ۱/
روح سے معمور زندگی ۴/ + القاب مسیح ۴/
طریق دعا ۴/ + بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴/
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴/

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی - گورمکھی حروف - ایم - بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے - مجلد بورڈ - ۴/ +



نور افشان

لودیانہ جمعہ ۱۳ جون سنہ ۱۹۱۳ع

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

امریکہ اور انگلستان کے درمیان سو برس صلح رہنے کی خوشی کے انتظام کی کمیٹی نے ارادہ کیا ہے اور واشنگٹن میں ملکہ وکٹوریہ کی مورت کھڑی کریں اور انگلستان میں پریذیڈنٹ لنکاسن کی مورت بھیجیں۔

کلیفورنیا کے گورنر نے اس بل پر جو جاپانی لوگوں کے برخلاف تھا دستخط کر دیا ہے۔ لیکن اس صوبے کے لوگوں کی زیادہ تر ایسی رائے پائی جاتی ہے کہ کل ملک کی اس معاملے میں رائے لی جاوے اور یونائیٹڈ سٹیٹ کی گورنمنٹ کو ناراض نہ کیا جاوے پس اُمید پائی جاتی ہے کہ یہ لڑائی کی بنیاد طے ہو جاوے

۲۴ مئی کو نیویارک میں بہت سے انگریز ایمپائر ڈے کی خوشیاں منا رہے تھے اور سمندر کے کنارے لکڑیوں کے چبوترے پر جمع تھے۔ جب چبوترہ ٹوٹ گیا اور سینکڑوں لوگ گر گئے۔

روس کے شہنشاہ کے لئے بہت سخت نگرانی کرنی پڑی سمندر کے کنارے سے برلن تک فوجوں کی قطاریں کھڑی گئیں اور کسی شخص کو نزدیک آنے کی اجازت نہ ملی۔

سکیم میں ایسی آندھی طوفان آیا اور بجلی گری کہ ایک مہاجن نامے رام چندا مستری بہادر کے دفتر میں ۲ لوگ بجلی گرنے سے مرگئے۔ کلکتہ میں بھی دو آدمی بجلی سے مجروح ہوئے جن میں سے ایک مرگیا۔

چائنہ انلینڈ مشن کی آمدنی میں گذرے سال قریباً دو لاکھ روپے کی کمی ہوئی۔

پہلا ہندوستانی جو امریکہ کا باشندہ بنا ہے مسٹر گھئے کار مزمدار ہے۔

امریکہ سے خبر آئی ہے کہ بنجلو میں آگ لگی اور نیویارک سنٹرل ریل روڈ تک جلتی ہوئی چلی گئی۔ جس میں ۳۰ لاکھ کا نقصان ہُوا۔

بنگال و نارتھ ویسٹرن ریلوے میں امسال بہت منافع ہوا ہے۔ یہاں تک کہ فی سو کے حصے پہ ایک اسی روپے تقسیم ہونگے۔

صوفیہ کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ نیم سرکاری اخبار موسومہ میر مظہر ہے کہ بلغاریہ کا آئندہ فرض یہ ہوگا کہ ٹرکی مستعدی اور سرگرمی کے ساتھ سلطنت عثمانیہ کی آزادی قائم رکھے اور اُسکے حصے بخرے نہ ہونے دے۔

قسطنطنیہ کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ معلوم ہوا ہے کہ ہم مینوچیو سابق قائمقام بلغاریہ جو قسطنطنیہ میں تھے ایک خاص مشن پر یہاں آئے ہوئے ہیں جس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ بلغاریہ اور سرویہ و یونان میں جو جنگ واقعہ ہو تو اسمیں ٹرکی بے تعلق رہے۔

الہ آباد اگر بیشن میں دیکھا گیا تھا کہ روئی کی پیداوار میں علیگڈھ ضلع کا ایک پودہ پایا گیا جس کی پیداوار فی ایکڑ ایک من ۶ سیر ہوتی ہے اور اُس کا پھول سفید ہوتا ہے علاوہ معمولی روئی جس کا پھول زرد ہوتا ہے۔ اس کی پیداوار فی ایکڑ ۲ من سے کم ہوتی ہے۔ پس گورنمنٹ نے کوشش کی ہے کہ اس اچھی قسم کو کم از کم ۲۰ ہزار ایکڑ کاشتکاروں کی مدد کرے اور اُن کو بیج وغیرہ دلوا دیں۔

آسام میں چاہ کی فصل زیادہ بارش ہونے سے خراب ہوگئی ہے۔

ممالک متحدہ میں اناج کچھ سستا ہوتا جاتا ہے اور بارش کافی نہیں ہوئی۔

امریکہ کی روئی اب ہندوستان میں زیادہ بوئی جاتی ہے اور اس میں دیسی روئی سے بہت زیادہ پیداوار بھی ہوئی ہے۔

جاپان کی گورنمنٹ نے جزیرہ فارموسے میں شکر کی پیداوار اس قدر بڑھائی ہے کہ انگریزوں کو تعجب ہوتا ہے۔

آخر کار صلح کے عہد و پیمان پر بلگیرین اور ٹرکیوں کے دستخط ہو گئے ہیں۔ اور یورپ میں لڑائی بند ہوگئی ہے۔

اخبار کی بہار

بلغراد کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ یقین کیا جاتا ہے کہ اتحادی متفقہ ریاستوں میں باہمی خصوصیت بالکل ہی برطرف ہوگئی ہے۔ سرویہ اسیات کے لئے آمادہ ہے کہ اگر بلغاریہ ایسی ہی کارروائی کرے تو فوراً ہی فوج کی کارروائی بند کردیجائے اور جو عہد و پیمان اور متفقہ ریاستوں کے وزرائے اعظم کی کانفرنس دو ہفتہ کے عرصہ میں منعقد ہونے والی ہے۔ اور وہ اس شرط پر توڑ دینے کو تیار ہے کہ بلغاریہ بھی اسی طرح کی کارروائی کرے۔

قسطنطنیہ کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ جلسہ وزراء نے قرار دیا ہے کہ موجودہ سنگین حالت کا لحاظ کرکے جنگی فوج کے توڑنے کی کارروائی ملتوی کی جائے۔

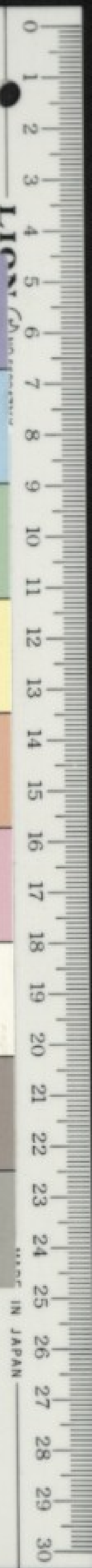
چونکہ اب ٹرکی ریاست ہائے بلقان کے مابین جنگ کا سلسلہ خدا خدا کرکے ختم ہوا ہے۔ لہذا واقفکاروں نے یہ اندازہ کرنا شروع کیا ہے کہ ان معرکہ میں ٹرکی کے کس قدر سپاہی کام آئے۔ چنانچہ ایک صاحب مسمی سرافودن پیرس نے قسطنطنیہ سے اخبار ڈیلی نیوز میں ایک تحریر اس کے متعلق بھیجی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب موصوف کا یہ اندازہ ہے۔ کہ دو لاکھ ترک اس جنگ میں کام آئے۔ اس سے کم تعداد کسی طرح سے نہیں ہوسکتی ہے۔ صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ کرک کلیسا اور لولی برغاس کے محاربات۔ اور نیز شتلجہ تک بلغاریوں نے جو تعاقب کیا اس میں ۵۰ ہزار ترک کام آئے شتلجہ لائن پر قریباً تین ماہ تک جو کشمکش رہی۔ اس میں مزید تعداد تیس ہزار سپاہیوں کی ضائع ہوئی گئی ہفتوں تک سپاہی زیادہ تر قلت خوراک اور پناہ نہ ہونے کے باعث سے میدانوں میں پڑے رہے۔ اور ۶ سو سے سات سو روزانہ تک مرتے رہے۔ سرویہ سے جب مناسطر میں مقابلہ پیش آیا تو اس میں ۳۰ ہزار ترک کام آئے۔ جب سخت کشمکش کے موقعہ پر ترک سلونیکا کی جانب بھاگے اور بلغاریوں نے تعاقب کرکے ان کو گھیرا اور اس وقت جو جنگ ارگری ہوئی اس میں غالباً ۲۰ ہزار ترک مرے۔ سلونیکا کے گرد جب ترکی فوج بھاگتی رہی تو یونان اور بلغاریہ نے ۳۰ ہزار سپاہی مارے مانٹی نیگرو نے غالباً پانچ ہزار سپاہیوں کو اپنا شکار بنایا بعدہ البان ڈیڈی اگچ کے غرب میں جو چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوتی رہیں۔ اس میں ہولناک کشت و خون ہوا یعنی دس ہزار سپاہی کٹ گئے۔ اڈریانوپل میں اور اس کے گرد ۲۰ ہزار سپاہی مرے۔ بعد انقلاب کے انور بے کی یہ کوشش تھی کہ بحیرہ ماسورا سے افواج اتاری جاویں لیکن اس کوشش میں اور بمقام کوترا اور اس کے گرد ونواح میں غالباً پندرہ ہزار ترک مرے۔ اوائل ماہ اپریل میں کچھ ترک بحیرہ اسود سے بجانب شمال ڈرکاس جہاز پر سے اترنے میں کامیاب ہوتے لیکن ان کا قلع قمع ہوگیا ان واقعات کے دیکھتے ہوئے دو لاکھ ترکوں کے کام آنے کا اندازہ بہت زیادہ نہیں ہے۔ بلکہ کم ہے ریاستہائے بلقان نے کم از کم ڈیڑھ لاکھ ترک قید کئے منجملہ ان کے بلغاریوں نے ۴۵ ہزار ترکوں کو قید کیا۔ ۳۰ ہزار ترک صرف اڈریانوپل میں انہوں نے قید کئے۔ یونان نے جینینا اور آلاشو میں ۳۵ ہزار بلغاریہ اور یونان نے سلونیکا اور اس کے قرب و جوار میں مشترکہ طور پر ۴۰ ہزار اور سرویہ و مانٹی نیگرو نے ۳۰ ہزار قید کئے۔ قریباً ڈیڑھ لاکھ عورتیں بچے و بوڑھے مرد مقدونیہ اور تھریس سے گھر چھوڑ کر بھاگے۔ جو ہزارہا کی تعداد میں بیلگاڑیاں لئے ہوئے قسطنطنیہ آئے۔ اور فوراً ایشیا کوچک میں بھیج دیئے گئے۔ لیکن ہنوز کئی ہزار آدمی قسطنطنیہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ جو قسطنطنیہ کے نواح میں بسر کررہے ہیں۔ بعض اپنی بیلگاڑیوں میں رہتے ہیں۔ بعض کھنڈرات وغیرہ میں گزارہ کررہے ہیں اور کئی ہزار آدمی مساجد میں پناہ گزیں ہیں۔

کیفیت مندرجہ بالا سے ظاہر ہے کہ ٹرکی نے اس معرکہ میں کس قدر نقصان اٹھایا۔ اس کا رو پیہ غارت ہوا۔ عزیز جانیں ضائع ہوئیں بہت سے مقبوضات ہاتھ سے نکل گئے و دل یورپ میں شمار نہیں اور ایشیائی مقبوضات میں بھی الجھن پیدا ہونے کے آثار پیدا ہوگئے ہیں۔ کیا اب یہ ممکن ہے کہ بعد قائم ہونے امن امان چند سال کے اندر ٹرکی اپنی حالت کو پھر سنبھال سکے اور اپنے ملک میں ضروری اصلاحات عمل میں لاسکے اور اپنا کھویا ہوا مرتبہ حاصل کرے۔ قرینہ تو ایسا نہیں پایا جاتا ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ اس کے حق میں تائید ایزدی ہو۔ اور بہت جلد اس زیان کی تلافی ہوجاوے۔

(ہندوستانی)

۳۰ اور ۳۱ مئی کی درمیانی رات کو قلعہ گوجر سنگہ لاہور میں عزیز دین حجام کے گھر ایک درجن مسلح ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور حجام کی پندرہ سالہ لڑکی کو بھگا لے گئے۔ نیز بہت سی قیمتی چیزیں بھی لے گئے حجام کو سخت چوٹیں پہونچائیں گئیں۔ اب بیچارہ ہسپتال میں پڑا ہے۔ چند ایک اڑوسی پڑوسیوں کو بھی ڈاکوں نے مارا پیٹا۔ ڈاکوؤں کی ایک لاٹھی اور ایک جوتا پیچھے رہ گیا ہے۔

یہ خبر چاروں طرف حیرانی بلکہ پریشانی پیدا کرنے والی ہوگی۔ علاقہ بار میں جو نیا بندوبست ہوا ہے اس کی رو سے وہاں پر مالیہ کی شرح بجائے ۸ روپیہ فی ایکڑ کے ۹ روپیہ فی ایکڑ کردی گئی ہے گویا کہ مالیہ بارہ گنا بڑھا دیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسی زیادتی ہے کہ جس کی مثال دوسری جگہ ملنی ناممکن ہے۔ علاقہ بار میں سالوں سے کاشت کا کام کرنے والے لوگ بتاتے ہیں کہ آجکل وہاں کی زمین کمزور ہو رہی ہے اور اس کی وہ حالت نہیں رہی جو ۱۰ سال پہلے تھی اسلئے مالیہ میں یہ زیادتی بڑی تکلیفیں پیدا کرنے والی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ گورنمنٹ وہی کرے گی جو اسے منظور ہے لیکن تاہم ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے اور ہمارا فرض یہی ہے کہ ہم گورنمنٹ کے کانوں تک یہ آواز پہونچادیں کہ شرح مالیہ میں اس قدر زیادتی سراسر ناواجب اور نامناسب ہے۔



ایڈیٹوریل نوٹس

کلام کے نظارے

نمبر ۲۴

داؤد کی تکلیفات

باوجود اس کے کہ داؤد ایک بڑا بادشاہ تھا - اور اس کو ہر صورت سے اختیار حاصل تھا - لیکن اس کو ایسی ایسی مشکلات اور سختیوں کا سامنا کرنا پڑا جو کسی انسان پر شاذ و نادر ہی آتی ہونگی - شروع زمانہ ہی سے اس کو کسی نہ کسی طرح سے مشکلات پیش آتی رہیں - مثلاً ساؤل کی اس کے ساتھ سخت دشمنی اور یہاں تک مخالفت کی وہ اس کی جان کا خواہاں ہو کر اس کے مارنے کے لئے اس کے پیچھے پڑا رہا جس کے خوف سے داؤد جنگلوں اور بیابانوں میں سرگردان پھرتا رہا - اور علاوہ اس کے اس کے دوسرے دشمن بھی خوفناک تھے جو اس کے پیچھے پڑے رہتے تھے - حتیٰ کہ اس کا بیٹا ابیسلوم اس کا جانی دشمن ہو گیا - جس نے اس کے برخلاف نوبت کشی بھی کی مگر وہ قتل ہوا - یہ تمام واقعات اس کی تکلیفات کے افسانے ہیں - جن کے سبب سے اس کی خرابی و خستہ حالی صاف ظاہر ہوتی ہے - مگر خدا اس کو ان تمام خطرات سے بچاتا رہا - اس کے پر مضمون زبور خدا کی بڑی تعریف سے بھرے ہوئے نظر آتے ہیں جس کے سبب سے اس کا دل گانے بجانے اور خوشی کرنے پر ہمیشہ مائل رہتا تھا اور خدا کی حمد سرائی کرنا اس کا روزمرہ کا کام تھا - داؤد کے موافق بہت کم لوگوں کا توکل خدا پر ایسا مضبوط ہوگا - اور اس کی خوشی کا راز یہی تھا - اور تمام عمر خدا نے داؤد کو ہر طرح سے اس کے دشمنوں سے محفوظ رکھا اور کسی سے اس کو مغلوب نہ ہونے دیا - داؤد کا احوال ایمان داروں کے لئے بہت تسلی پذیر اور تکلیفات میں دلیری دلانے والا ہے -

بجواب کسر صلیب نمبر ۱

رد دلیل دوم

قولہ :- عیسائی صاحبان اگر صرف معجزے دکھانا ہی الوہیت کی علامت سمجھی جاوے تو پھر تمام انبیا خدا ہونے کے مستحق ہیں - اور کیوں نہیں - آپ لوگ موسٰے ایلیا وغیرہ کو خدا سمجھئے جنہوں نے آپ کے مسیح سے بھی بڑھ کر کرامتیں دکھلائی اس کی ذرا تفصیل کرتا ہوں -

اقول - اگرچہ باریک نظر سے دیکھا جاوے تو ان نبیوں کے معجزات اور خداوند یسوع مسیح کے معجزات میں فرق ہے - وہ خادم تھے - پر وہ ذات الٰہی کا دوسرا اقنوم تھا - وہ اس کے مرسل تھے - پر وہ خود مالک تھا - جس کے یہ لوگ بھیجے ہوئے تھے ان کا درجہ اس کے برابر نہیں ہو سکتا - اسلئے تو ہم مسیحی خاص طور سے خداوند یسوع کی شخصیت میں دو ذاتیں مانتے ہیں جیسا کہ انجیل سے بخوبی روشن و ظاہر ہے - اور کسی انسان میں الٰہی ذات کا ہونا ممکن نہیں - جو فرق دیگر انسانوں سے خداوند یسوع مسیح کو ممتاز کرتا ہے وہ اس کی الٰہی ذات ہے نہ کہ خاص وجہ معجزات ہیں - اگرچہ وہ بھی اس کی الٰہی ذات کا بخوبی اظہار کرتے ہیں اکثر معترضین اس خاص بات کو خاطر میں نہ لا کر اصل حقیقت سے دور رہتے ہیں - اور خداوند یسوع مسیح کی عظمت تک جو خدا کے ساتھ ازلی اور غیر فانی ہے نہیں پہنچ سکتے - کیونکہ وہ اس کو محض انسانی نکتہ خیال سے دیکھتے ہیں اور غلطی میں پڑتے ہیں جس حال میں کہ یہ تمام نبی اس کے مرسل تھے تو اس سے بڑھکر ہونے کا دعویٰ قائم کرنا فضول ہے -

ناپاک ہستی

اس دنیا میں گنہگاروں اور ناپاک لوگوں کے وجود جیسے خطرناک ہیں ویسی کوئی چیز پُرخطر نہیں ہے کیونکہ ان کی بُری صحبتوں اور اثروں کے وسیلے سے بڑے بڑے بیج آدمزاد کے دلوں میں بوئے جاتے ہیں - جن سے گناہ کے شجر پیدا ہوتے اور گناہ اور برائی کی گرم بازاری ہوتی ہے - سب سے بڑی ہستی جو گناہ کا موجب اور سبب شروع سے بنی ہوئی ہے وہ شیطان کی خوفناک ہستی ہے جو جامع شر و بغاوت اور منبع گناہ ہے جو پہلے ایک نوری فرشتہ تھا لیکن کسی وقت بہ سبب سرکشی اور بغاوت کے لعنتی ہو کر آسمان سے گرایا گیا تھا اور تب سے وہ اس زمین پر بود و باش اختیار کر کے بنی آدم کا دشمن ہو گیا ہے - جن کو اپنی طرح بگاڑنے میں بڑا حصہ لے رہا ہے - وہ آدمزاد کا ظاہر دوست پر در پردہ سخت دشمن ناپاک وجود ہے - جس کا کام خدا کی مخالفت کرنا ہے - پر ہائے افسوس کہ انسان اس دوست نما دشمن جان سے ذرہ بھی پرہیز نہیں کرتے - بلکہ اس کے ساتھ متفق الرائے ہو کر اس کی باتوں میں فریفتہ ہو کر خدا کے دشمن بنجاتے ہیں جو ایک بڑا خوفناک طرز عمل ہے - جس کا انجام ابدی ہلاکت ہوگا کیونکہ خدا شیطان اور اس کے ساتھیوں کو ہمیشہ کی آگ میں جلادیگا -

مسیحیوں کی شناخت کی نشانی

مسیحی کی شناخت اس کے ایمان کے سبب سے بڑے اعتقاد سے ہوتی ہے جو وہ خداوند یسوع مسیح کے خدا کے بیٹے ہونے کا ایمان رکھتا ہے - جو اس کو عالم بالا سے بخشا جاتا ہے - کیونکہ کوئی شخص اس ایمان کا معتقد نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ یہ اس کو اوپر سے نہ بخشا جاوے - اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ان خاص لوگوں کے سوا جنکو ہم برگزیدہ مانتے ہیں دوسرے لوگ اسباب کے قبول کرنے کے لئے ہرگز ہرگز تیار نہیں ہوتے بلکہ صدہا قسم کے اعتراضات گھڑنے لگتے ہیں - پر برگزیدہ شخص بے چون و چرا اسباب کو قبول و منظور کر لیتے ہیں - اور جسمانی و نفسانی خیالات کو ذرہ بھی دخل نہیں دیتے کیونکہ وہ ان کو فوق العقل سمجھ کر محض ایمان کی وجہ سے مان لیتے ہیں

اور روحانی طور پران باتوں کو قبول کر لیتے ہیں اور جو ایسا کرتے ہیں وہ ہی مسیحی ہیں اور خدا کے چنے ہوئے ہیں جو نجات کے مستحق ہونگے پر تنگدلی اور بے ایمان اور جسمانی خیالات سے بھرے ہوئے لوگ اس پاک تعلق کو نہ سمجھکر ہلاکت کے سزاوار ٹھہرینگے۔

یسوع مسیح کل اور آج اور ابد تک یکساں ہے

عبرانیوں ۱۳/۸

اگرچہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کو اس دنیا میں مجسم ہو کر ظاہر ہوئے اب ۱۹ سو ۱۲ سال گذر چکے ہیں اور اب ۱۹۱۳ء کا سال بھی گذرنے کو ہے پر منسدرجہ بالا آیت اسبات کا صاف بیان کرتی ہے کہ وہ ہمیشہ یکساں ہے اور انجیل میں یہ بھی ذکر آیا ہے کہ وہ الفا اور امیگا اور اول اور آخر ہے۔ وہ حقیقی نور ہے جو دنیا میں آیا۔ وہ ہی ہے۔ اور تھا اور آنے والا ہے۔ اور یہ باتیں طالب حق کے لئے عجیب ہیں۔ لیکن اگر کوئی انجیل مقدس کا اچھی طرح سے غور کے ساتھ مطالعہ کرے تو یہ حقیقت اُس پر بخوبی کھل جاتی ہے کیونکہ انجیل مقدس میں جو مژدہ نجات ہے اسبات کا بیان صاف طور سے پایا جاتا ہے کہ وہ مسیح گنہگاران اگرچہ ایک مقررہ وقت پر صورت و شکل انسانی میں اس دنیا میں ظاہر ہوا مگر تاہم اعلٰے کلمہ کی حیثیت میں ازل سے خدا کی ذات میں موجود تھا۔ وہ خدا سے الگ نہیں تھا اور نہ ہو سکتا ہے پر قدرت ایزدی اور گنہگاروں کی نجات دینے کے بڑے بھاری کام کے لئے خدا کے ازلی ارادے کے مطابق ایک خاص وقت میں مجسم ہوا اور ظاہری طور سے اس دنیا میں ظاہر ہو کر شریعت الہی کو پورا کر کے نجات کا بڑا کام اپنے کفارے کے وسیلے سے انجام دے کر اپنی اصلی حیثیت میں جا سرفراز ہوا۔ لیکن اس عجیب کام سے اس میں کوئی تبدیلی واقعہ نہیں ہوئی۔ کیونکہ وہ قادر ہے اور اپنی قدرت کا بڑا اظہار جس طرح چاہے کر سکتا ہے۔ جس طرح وہ پہلے تھا وہ اسوقت یعنے مجسم ہونے کے وقت بھی تھا اور اب تک بھی ویسا ہی ہے۔

ان باتوں کا مختصر بیان خود خداوند یسوع کی اپنی زبانی بھی کسی قدر تصدیق پاتا ہے۔ ابرہام کا ذکر کرتے ہوئے یہ بیان آتا ہے یہودیوں کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے اُس نے اُن سے کہا کہ تمہارا باپ ابرہام بہت مشتاق تھا کہ میرے دن دیکھے چنانچہ اس نے دیکھا اور خوش ہوا۔ تب یہودیوں نے اُس سے کہا کہ تیری عمر تو پچاس برس کی نہیں ہے اور کیا تو نے ابرہام کو دیکھا؟ یسوع نے انہیں کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ پیشتر اس سے کہ ابرہام ہو میں ہوں۔ یوحنا ۸: ۵۶-۵۹

اسی طرح سے موسے کا مقابلہ کرتے ہوئے اُس نے کہا کہ وہ اسسے بڑا ہے۔ اور داؤد نے اُس کو خداوند کے لقب سے پکارا جسکا حوالہ بھی انجیل میں درج ہے اور علاوہ ازیں جس حال میں کہ تمام نبی اس پر گواہی دینے والے تھے تو وہ سب سے برتر اور افضل ٹھہرا اور اسکا فیصلہ خداوند یسوع مسیح نے خود اپنی زبان مقدس سے کر دیا جبکہ اُس نے صاف الفاظ میں فرمایا کہ وہ جو اوپر سے آتا ہے سب کے اوپر ہے۔ وہ جو زمین سے ہے زمینی ہے۔ اور زمین کی کہتا ہے۔ وہ جو آسمان سے آتا ہے سب کے اوپر ہے۔ یوحنا ۳: ۳۱

ان فقروں سے بڑھکر اور کیا ثبوت عظمت اور بزرگی کا ہو سکتا ہے ان تمام باتوں سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ الہی ذات رکھتے ہوئے نبیوں سے بڑا اور ازلی اور ابدی آج اور کل اور ہمیشہ یکساں ہے۔

بنی آدم کی گمشدگی کے بعد جو اُس کی حالت کا نقشہ بن چکا ہے وہ ایسا خوفناک اور پرخطر ہے کہ جس کا بیان الفاظوں میں نہیں ہو سکتا۔ ایسی حالت میں ایک ضروری بات کی سخت ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ جس کو ہم ہمدردی کہتے ہیں۔ کون ہمدردی کرتا اور ہمدردی کا دم بھر کر ایسے مجرموں کا ضامن بنتا؟ یہ وہ سوالات ہیں جنکا جواب ہر ایک فرد بشر کے لئے موت میں زندگی کا دم پھونکنے والا ہے۔ اور ان کا پورا بیان انجیل مقدس ہم کو دیتی ہے۔ وہ مخبر ہے کہ ایسی حالت زار کو دیکھکر خود خدا نے ہمدردی کی اور اس کے کلمۃ اللہ نے ہمدردی دکھلائی اور اس دنیا میں مجسم ہو کر آنا منظور فرمایا اور آدم زاد کا ضامن ہونا اپنے ذمہ لیا۔ جس کی وجہ سے اس نے نجات کے بڑے بھاری مسئلہ کو انجام تک پہونچا دیا۔ اور ہمدردی سے سب کچھ خود کر کے نجات کو حاصل کر دیا جو کسی دوسری طرح حاصل ہونی ناممکن تھی۔ اور اب توبہ اور ایمان کی ہلکی شرط پر تائب گنہگاروں کو گناہوں کی معافی اور ہمیشہ کی زندگی کے وعدے دیئے جاتے ہیں اور ہر ایک جو اس ہمدردی کی قدر کرے اور اس کو اپنا ضامن قبول کرے وہ مستحق نجات سمجھا جائیگا پر جو اس کو ایسا قبول نہ کرے وہ ہلاکت تک پہونچیگا۔ کون ان باتوں پر غور کر کے اپنی جان کو بچائیگا؟

انسان کی بگڑی ہوئی طبیعت میں وہ بڑا نقص جس کی وجہ سے وہ انواع و اقسام کے گناہوں میں گرفتار ہو جاتا ہے مغروری اور شیخی ہے یہ گناہ پہلے شیطان ملعون کی طبیعت میں پایا گیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ آسمان سے نکالا گیا تھا اور اُس کے بعد اُس نے آدم اور حوا کو بھی اپنا ساتھی بنا لیا اور باغ عدن سے نکلوا کر چھوڑا۔ افسوس کہ ہمارے اول والدین نے شیطان کی حیلہ بازی کو نہ سمجھا اور اُس کے نتیجہ میں گرفتار ہو گئے۔ پر اب دیکھو کہ اس کے کیسے بُرے نتیجے پیدا ہوئے کہ اس گناہ نے بڑھتے بڑھتے کتنی قسم کے سخت اور خوفناک گناہ پیدا کر دیئے جنکی وجہ سے بنی آدم کی حالت کہاں تک گر گئی۔ اور موجودہ حالت میں انسان قسم قسم کے گناہوں سے کیسا لتھڑا اور گھنونا بنا ہوا نظر آتا ہے مغروری کا گناہ تمام برائیوں اور خرابیوں کی جڑ ہے۔ کیا واجب اور مناسب نہیں ہے کہ ہم ایسے برباد کن گناہ سے جس نے بہت آدم زاد کو ذلیل کر ڈالا ہے توبہ نہ کریں اور اس سے بچنے کی کوشش نہ کریں؟ امثال کی کتاب کے ذیل کے فقرے کیسے غور طلب ہیں کہ ہلاکت سے پہلے تکبر اور زوال سے آگے دل کا غرور ہے۔

امثال ۱۶: ۸

اقتباس

ایک سُست اور کاہل آدمی کے کام وزنی ہوسکتے بہ نسبت اُس کے دوستوں کی تفسیر دلکے جو وہ اُس کے کاموں پر کرتے ہیں

آنقر سیلیس

ہمارے پڑوسیوں کی دس ہزار خطاوں سے زیادہ ہمارا ایک قصور سمجھا جاویگا۔ کیونکہ وہ ہمارا ہے۔

وہیٹلی

ہم کو خطاؤں اور غلطیوں کو صرف بتانا ہی نہیں ہے بلکہ ان کی بیخ کنی کرنا ہے۔

بیشپ وارن

زندگی ہر ہفتہ نئی تازگی بخشتی ہے

ایچ-پی- سپیفورڈ-

جناب ایڈیٹر صاحب نور افشاں

زاد لطفہٗ

بتاریخ ۴ ماہ حال کو شملہ میں میری بیٹی سروزنی کا عقد پادری لیپڈ صاحب دہلوی سے ہونیوالا ہے۔ اور میری خواہش تھی کہ میں اپنے احباب کو دعوت دیتا۔ لیکن میری بیٹی کچھ عرصہ سے سخت علیل رہی ہے (گو اب بفضل خدا بصحت ہے) اور فریقین جنکا عقد ہونے والا ہے یہ خواہش ظاہر کرتے ہیں کہ شادی چپ چاپ ہو جاوے۔ ایسا کرنا مناسب جانکر میں اپنے احباب کی خدمت میں دعوتی کارڈ نہیں بھیج سکا۔ اور اسلئے اب عذر کرکے باادب ملتمس ہوں کہ دعائے خیر سے موقعہ کو یاد فرماویں۔ زیادہ سلام۔

نیازمند۔ احسان اللہ۔

مفید کہانی

جان فاکس کا بحری سفر

گذشتہ سے پیوستہ

اسی اثنا میں دوسرے ساتوں نے ایسے اوزار جو اُن کو گھر میں مل سکے لے لئے اور جان فاکس نے ایک زنگ دار تلوار لے لی۔ جس کا دستہ بھی نہ تھا۔ اور دوسروں نے جو کچھ سامان ملا اپنے ساتھ لے لیا۔

دربان اب گھر میں گیا تھا اور گھر میں کوئی روشنی اور آواز نہ سنکر فوراً بات کو سمجھ گیا۔ پیچھے پھرنے لگا۔ جان فاکس جو گھر کے کونے میں پیچھے کھڑا تھا اس کے سامنے آگے بڑھا اور وہ کہنے لگا کہ "او فاکس میں نے تیرا کیا بگاڑا ہے کہ تو نے میری موت چاہی ہے؟" جان فاکس نے کہا "اے ظالم تو نے بہت سے مسیحیوں کا خون چوسا ہے۔ اب تو معلوم کریگا کہ میرے ہاتھوں سے تیرا کیا حال ہوتا ہے؟" اور اس نے دس سال کی زنگ لگی ہوئی تلوار اُٹھائی اور ایک ضرب لگائی جس سے اس کا سرتن سے جدا ہو گیا اور وہ مُردہ ہو کر گر پڑا۔ تب پیٹر و نیگلارو اندر گیا اور باقیوں سے یہ تمام قصہ دربان کا کہ سنایا۔ اس پر وہ سب فوراً باہر آگئے۔ اور انہوں نے اُس کا سر الگ کر دیا اور بے پہچان کر دیا کہ کوئی اس کو پہچان نہ سکے۔

تب وہ آگے سڑک کی طرف بڑھے جہاں پانچ چوکیدار تھے جنمیں سے ایک نے پوچھا کون ہو؟ اس پر فاکس اور اس کے ساتھیوں نے کہا "سب دوست ہیں"

باقی دارد

پھولوں کی کیاری

خُدا کے کلام پر عمل کرنے کے بارے میں

جو کوئی کلام کا سننے والا اور اس پر عمل کرنے والا نہ ہو وہ اُس شخص کی مانند ہے جو اپنی قدرتی صورت آئینے میں دیکھتا ہے اسلئے کہ وہ اپنی صورت دیکھکر چلا جاتا ہے اور فوراً بھول جاتا ہے کہ میں کیسا تھا۔ لیکن جو شخص آزادی کی کامل شریعت پر غور سے نظر کرتا رہتا ہے وہ اپنے کام میں اسلئے برکت پاوے گا کہ سنکر بھولتا نہیں بلکہ عمل کرتا ہے۔ یعقوب ۱: ۲۳-۳۱

کہاوتیں

تیرا کیا تیرے آگے آئے

کچھ دیا لیا ہی آگے آئیگا۔

جیسا دے ویسا پائے پُت بھتار کے آگے آئے

نائی نائی بال کتنے؟ ججمان آگے ہی آتے ہیں۔

ٹھاٹو امرے اور آگے دھروے

بدن پر نہیں تاپان کھائیں البتہ۔

بہرے آگے گانا۔ گونگے آگے گال۔ اندھے آگے ناچنا تینوں ال جلال۔

گھر میں نہیں ناگا البیلا مانگے پاگا!

شکل بصورت کی سی نام البیلا لال۔

اُلٹے بانس بریلی کو؟

جنگ بلقان اسلام اور مشنز

The Balkan war Islam & Missions by Rev. James L. Barton D. D.

گزشتہ سے پیوستہ

مسٹر ڈکس صاحب جو چار سال سے البانیہ میں ہیں۔ انہوں نے اُن کی زبان سیکھی اور اُن کے دلوں کو موہ لیا ہو ایک خط میں جو انہوں نے ابھی لکھا ہے اس شوق کا ذکر کرتے ہیں جس سے وہ لوگ آزاد ہونے کے آخری فیصلے کی انتظاری کرتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنے نئے مدارس کھولیں اور مغرب کے اُستادوں سے فیض حاصل کریں۔ البانیہ کا دروازہ منفذ کی طرح کھلگیا ہے۔

یہ لڑائی ٹرکی کے مسلمانوں پر حقیقی مسیحیت سے ظاہری مسیحیت کا ثبوت دے رہی ہے۔ مسیحی ملکوں کے لئے بھی شرم کی بات ہے کہ ان تین سو سالوں میں جبکہ مسلمان اُن کے نہایت قریب رہتے تھے۔ انہوں نے پوری صفائی سے ان پر یہ ظاہر نہ کیا کہ سچی اور برحق مسیحیت کیا ہے۔ ان کے سامنے مسیحیت سے کروسیڈز یعنے دینی جنگ مراد تھی بعد اُس کے خوفناک قتال اور کشت وخون کے یا اُس کا مطلب یہ سمجھا گیا کہ اسپین سے مورس کو نکال دینا تھا۔

مسیحی یورپ کا لگاؤ ان کے ساتھ ایسا نہیں ہوا کہ ان پر خداوند یسوع مسیح کی بے غرضانہ طرز عمل اور اس کی کیرکٹر کی خوبصورتی نقش ہو جاوے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ بلقان جنگ کے شروع ہونے پر بلغیریا اور یونان نے اس کو مذہبی جنگ کہا اور اس کو مسیحیت اور اسلام کے مابین جنگ سمجھا۔

عرصہ ۹۰ برس سے ٹرکی کے مسلمان عیسائی مشنریوں کے ساتھ اور نیز مسیحیوں کے ساتھ قریبی رشتہ میں تھے جانتے تھے جن کی زندگیاں مسیح کی محبت کو اُن پر آشکارہ کرتی تھیں۔ اور مسیحیوں کی طرف سے اور بار بار چند ماہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ جنگ مذہبی نہیں ہے۔ اور کہ جب یہ ریاستیں عیسائی کہلاتی ہیں اور ایسا کرتی ہیں وہ عیسائی نہیں ہیں۔ اور کہ نامی عیسائی ہونا اور دل سے مسیحی ہونا دو باتیں ہیں۔ اور اس نے بار بار کہا جاتا ہے اور علانیہ طور سے اخبارات اور پبلک اڈیسوں میں ظاہر کیا جاتا ہے کہ یہ ریاستیں ملک کے لئے لڑ رہی ہیں نہ کہ مذہب کیلئے؟

اس لڑائی کے درمیان مشنریوں نے اکثر موقعوں پر اپنے مذہب کی خوبصورتی اور بے غرضانہ محبت کا ثبوت دیا ہے وہ اپنے اپنے فرائض ادا کرتے رہے ہیں۔ وہ مقدونیہ کے چار شہروں میں جہاں سخت جنگ ہوا تھا۔ زخمیوں اور بیماروں کی خبر گیری کرتے رہے ہیں۔ البانیہ کے ایک شہر کورٹیا مے میں جس میں ۵ ہزار ترک لڑ رہے تھے۔ یونانی فوجوں سے سخت لڑائی میں شکست کھاگئے۔ ان میں بے شمار زخمی اور بیمار تھے جن کی حالت قابل رحم تھی۔

خاندان چون

پادری الیرک ٹیلر ہیڈلینڈ

(ترجمہ از میڈیکل مشنری)

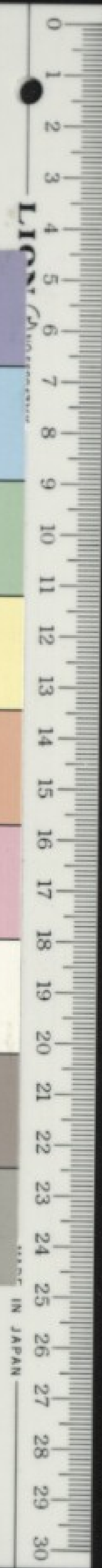
چند سال گزرے کہ پیکن شہر کی دیواروں سے باہر ایک چھوٹا لڑکا رہتا تھا جو اس وقت ایک صابن اور بتیوں کے ذخیرے میں ملازم تھا۔ ایک دن اُس نے ایک پادری صاحب کو ایک گلی میں جاتے دیکھا اور کہنے لگا کہ "ایک غیر وطنی شیطان جا رہا ہے"۔ پر اس پادری نے اپنی ایک میز پر کتابیں رکھ دیں اور کہا کہ کیا تم کو کچھ کتابوں کی ضرورت ہے۔ جب اس چھوٹے لڑکے نے ایک کتاب خریدی۔ جب کبھی کوئی ایسا چھوٹا لڑکا ملا ہے اور وہ کوئی کتاب لیتا ہے۔ تو وہ اوپر اوپر چلا جاتا ہے۔ اور معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کہاں جا کر ٹھہریگا۔ اس نے وہ ذخیرہ چھوڑ دیا اور لنڈن کے مشن اسکول میں داخل ہو گیا۔ اور بعد ازاں وہ مسیحی ہو گیا۔

تبدیلی

بعض آدمی مسیحی ہو کر ایک دم بدلجاتے ہیں۔ اور بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کا مغز تو بدلجاتا ہے مگر دل تبدیل نہیں ہوتا۔ اور ایسے لوگ کلیسیا میں سب سے زیادہ تکلیف کا باعث ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ چاہتے ہیں کہ تمام باتوں کو اصولی طریقہ پر چلایا جاوے۔ لیکن خداوند یسوع مسیح کی کلیسیا صرف اصولی طریقوں پر نہیں چل سکتی۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ دل بدلگیا ہو اور مغز نہ بدلے۔ اس قسم کے لوگ اکثر پائے جاتے ہیں۔ ایسا ایک شخص ہم کو مے مینس مشنری موومینٹ ملک انڈیا نو لیس میں ملا وہ بیٹھ کر بڑی خوشی سے سنتا اور جب ہم کسی بات کی غایت بیان کرنے لگیں تو وہ فرشتوں کی نظر کے ساتھ چہرے کو تاکنے لگتا۔ اور تالی پیٹتا۔ پہلے تو اس سے کچھ نقصان نہ تھا لوگ اس کی طرف دیکھنے اور مسکراتے تھے۔ لیکن جب انہوں نے اکثر دفعہ اس کو ایسا کرتے دیکھا وہ ہنستے رہے اور ہمارا مضمون بے لطف ہو گیا۔ اس کا دل تو اچھا تھا لیکن اُس کو قائم رکھنے کے لئے موزون رکھنے کا پیمانہ تھا۔

لے مینس مشنری موومنٹ کے آدمیوں نے جتلایا کہ اس آدمی کا مغز اور دل بھی بدلجاوے ایک اور چیز ہے کہ جسکا بدلنا دشوار ہے لیکن ممکن ہے کہ وہ تبدیل ہو جاوے اور اس کا دل مغز اور پاکٹ بک سب کچھ بھی بدلجاوے اور وہ کہنے کو تیار ہو جاوے کہ "اے خداجہاں تو چاہتا ہے پہاڑ پر یا گھاٹیوں میں یا سمندر پر میں جانے کو طیار ہوں"۔ اور یہ بھی کہے کہ "اے خدا اگر تو مجھے ٹھہرانے چاہتا ہے تو میں ٹھہرونگا"۔ اور میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ اس طرح کا لکھا ہوا ہوتا کہ "میں وہ کچھ ہونے کو طیار ہوں جو تو مجھ کو چاہتا ہے"۔ بلکہ اس سے بڑھکر کہ "آپ ہر وقت مجھے بے عیب رکھ سکو"۔ اور یہ طریقہ وہ ہے جسکی ابتدا میں اب لکھنے لگا ہوں۔

باقی آئندہ



مراسلات

بادشاہ کی آمد

پہلا باب

(تصنیف مس مارسٹن صاحبہ۔)

نوین چیمد راس کے گھر میں آہ و نالہ ہو رہا تھا۔ کیونکہ اس روز مالک مکان نے انتقال کیا اور اُن کا تمام گھرانا رنج والم میں گرفتار ہوا۔ خصوصاً اس رنج کا پہاڑ تین اشخاص پر ٹوٹ پڑا یعنی مرحوم کی جوان بی بی اور اُن کی بڑی بیٹی جو دونوں کچھ ہم سن تھیں اور ایک چھوٹی نو برس کی لڑکی پر۔

شام تک جو لوگ باہر سے آئے تھے روانہ ہوگئے اور یہ تینوں اپنے رنج میں اکیلی بیٹھی تھیں۔ خیر میں جو اپنے والد کی دلاری ہوئی تھی اپنی بہن کی گود میں روتی روتی سو گئی تھی اور دونوں عورتیں پاس پاس بیٹھی ہوئی عالم سکوت میں پڑی تھیں۔ جبتک کہ **کوموونی** بڑی دلسوزی سے اپنی سوتیلی ماں سے جو وہ زیادہ بہن کے طور سے سمجھتی تھی کہنے لگی "پیاری اس قدر رنج نہ کیجئے۔ بلکہ میرے عزیز والد کی باتوں کو یاد کیجئے اُنہوں نے ہم کو تاکید کی کہ یاد رکھو کہ گو کہ میں تم کو دکھائی نہ دونگا تاہم میں زندہ ہونگا۔ میری نقلی اور فانی زندگی تو ختم ہوگی لیکن میری اصلی اور غیر فانی زندگی شروع ہو گئی ہوگی۔" یہ الفاظ سنتے ہی یہ جوان بیوہ آبدیدہ ہو کر کہنے لگی "لیکن وہ کبھی ہمیں پھر نہ ملینگے۔ اسی طرح زندہ رہنے سے ہمیں کیا حاصل ہوگا؟"

کوموونی نے فوراً جواب دیا "پیاری آپ بھولی جاتی ہیں۔ گو کہ وہ بے شک ہمارے پاس نہ آئینگے۔ تاہم ہم اُن کے پاس جائینگے۔ کیا اس تسلی آمیز بات سے آپ کو دلجمعی حاصل نہیں ہوتی؟"

مریاں نے پھر دوا اس سے کہا "مجھے کیا معلوم کہ وہ پھر کس صورت میں ملینگے۔ اُن کی پُرانی صورت میں پہچانتی تھی کیا معلوم کہ میں نئی صورت پہچانوں یا نہ پہچانوں؟ میں تو بالکل جوان ہوں۔ شاید اُن سے ملنے سے پیشتر بہت عرصہ گذر یگا۔ اور میں بھی از حد مبدل ہو جاؤنگی۔"

کوموونی نے جواب دینے کا موقعہ نہیں پایا۔ کیونکہ اس وقت کسی نے دروازے پر دستک دی۔ اور جب کھولا پادری صاحب نظر آئے۔ یہ سن رسیدہ معزز شخص تھے جو ضعف کے سبب سے معمولی کام کرنے کے قابل نہ تھے۔ بلکہ حتی المقدور دوسرے پادری صاحب اُن کی مدد کرتے تھے۔ اور اُن کو دیکھ کر دونوں مصیبت زدیاں خوش ہوئیں۔ جس وقت وہ کرسی نشین ہوئے کوموونی نے کہا "پادری صاحب از رہ مہربانی ہم لوگوں کو سمجھا دیجئے۔ مریاں اب کہہ رہی تھی کہ شاید ہمارے والد کی شکل اس قدر بدل دیجائے گی کہ وہ اُن کو نہ پہچانیں گی۔ اور نیز یہ کہ وہ خود بھی تبدیل ہو جائینگی۔"

پادری صاحب نے فوراً کہا "بیٹی تم کس زمانے پر غور کرتی ہو؟ تم کیا اپنے عزیزوں سے پھر ملنے کی اُمید وار ہو؟"

کوموونی نے متعجب ہو کر کہا "جب ہم بھی مرجائیں گی۔ تب ہم اُن سے ملینگی۔ ہے نا؟"

پادری صاحب نے ایک بائیبل جو میز پر رکھی تھی ہاتھ میں لے کر خاموشی سے ورقوں کو اُلٹا اور یوں پڑھنے لگے "اے بھائیو ہم نہیں چاہتے ہیں کہ جو سوتے ہیں اُن کی بابت تم ناواقف رہو۔ تاکہ اوروں کی مانند جو نا اُمید ہیں غم نہ کرو۔ کیونکہ جب ہمیں یقین ہے کہ یسوع مرگیا اور جی اُٹھا تو اسی طرح خدا اُن کو بھی جو سوگئے ہیں یسوع کے وسیلے سے اسی کے ساتھ لے آئیگا۔ چنانچہ ہم تم سے خداوند کے کلام کے مطابق کہتے ہیں کہ ہم جو زندہ ہیں اور خداوند کے آنے تک باقی رہینگے۔ سوئے ہوؤں سے ہرگز آگے نہ بڑھیں گے۔ کیونکہ خداوند خود آسمان سے اُتر آئے گا۔ اس وقت للکار اور مقرب فرشتے کی آواز سنائی دے گی۔ اور خدا کا نرسنگا پھونکا جائے گا۔ اور پہلے تو مسیح میں سوئے ہوئے جی اُٹھیں گے۔ اور پھر ہم جو زندہ باقی ہونگے اُن کے ساتھ بادلوں پر اُٹھائے جائینگے۔ تاکہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں۔ اور اس طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہینگے۔ پس تم ان باتوں سے ایک دوسرے کو تسلی دیا کرو۔" تب کتاب بند کر کے اس نے کہا "بیٹی ہم لوگوں کو اُمید موت کی نہیں بلکہ زندگی کی ہے کہیں نہیں لکھا ہے کہ ہم موت کی راہ دیکھیں۔ یقین کرو کہ اگر پولس رسول اس وقت یہاں ہوتا وہ تم کو موت کے خیال سے تسلی نہ دیتا بلکہ خداوند یسوع مسیح کی آمد سے۔"

مریاں نے اپنے جھکے ہوئے سر کو اُٹھایا اور پوچھا "کیا آپ کا یہ مطلب ہے کہ خداوند یسوع جلد آنے والا ہے؟"

پادری صاحب نے جواب دیا "بیٹی یہ بات میں بتلانے کا نہیں لیکن یہیں بخوبی جانتا ہوں کہ وہ آنے والا ہے اور اس کی مرضی درحقیقت یہ ہے کہ ہم لوگ اس بات سے تسلی پائیں یاد رکھو کہ جس وقت اُس کے شاگرد بہت سنجیدہ تھے۔ اس نے انہی باتوں سے ان کو تسلی دی اور کہا 'تمہارا دل نہ گھبرائے۔ میں جاتا ہوں اور پھر آکر تمہیں ساتھ لے لونگا'۔"

کوموونی جو دل لگا کر سن رہی تھی اب بول اُٹھی "پادری صاحب میرا خیال تھا کہ اس وقت خداوند یسوع مسیح موت کا ذکر کرتا ہے۔"

پادری صاحب نے مسکرا کر کہا "ہاں بے شک اکثر بہتیروں کا یہ خیال ہوتا ہے۔ لیکن یہ الفاظ 'میں جاتا ہوں اور پھر آؤنگا' موت سے کیا تعلق رکھ سکتے ہیں؟ کیا ہمارا ذوالجلال خداوند اور موت ایک ہی ہے؟ ہرگز نہیں۔"

پھر کوموونی نے بڑے اشتیاق سے کہا۔ "پادری صاحب آپ مجھے اس مضمون کی بابت تعلیم دیجئے وہ نہایت دلچسپ ہے۔ اور میں نے اب تک اُس کا خیال بھی نہیں کیا۔"

پادری صاحب نے جواب دیا "تعلیم دینے کی ایسی بڑی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی بائیبل کی تلاوت کرو۔ اس میں بہت صاف لکھا ہے۔ لیکن میں نہایت خوشی سے تمہاری

امداد کرونگا"۔

کومو ونی۔ جب سے میرے عزیز والد مجھ سے جدا ہونے لگے دنیا آسمان نظر آتی ہے۔ اور دل زیادہ روحانی باتوں کی طرف مائل ہوتا ہے"۔

پادری صاحب۔ البتہ بیٹی کیا تم نے کبھی یہ چھوٹی کہانی سنی کہ ایک گڈریا چاہتا تھا کہ ایک بھیڑ پل کے پار جائے لیکن وہ ضدی بہت تھی۔ تب گڈریئے نے اس کے بچے کو اپنی گود میں اٹھایا اور خود پل کے پار جانے لگا۔ فوراً بھیڑ بھی پار چلی"۔

کومو ونی۔ ہاں ہاں میں آپ کا مطلب خوب سمجھتی ہوں جب ہمارے عزیز خدا کے پاس جاتے ہیں اور دنیا بے لطف اور بے مزا نظر آتی ہے۔ ہمارے دل بھی خدا کے پاس رجوع ہوتے ہیں۔ بتلایئے آپ نے میرے والد سے خداوند یسوع مسیح کی دوسری آمد کا کچھ ذکر بھی کیا؟ وہ ضرور اس کو نہایت دلچسپ سمجھتے ہونگے کیونکہ روحانی باتوں سے بہت شوق رکھتے"۔

پادری صاحب۔ ہاں بیٹی مجھے یاد ہے کہ ایک دن جب میں تمہارے والد کے ساتھ یہ مضمون ہمارے پیش نظر آیا۔ اور انہوں نے اپنی بائبل میں کئی آیتوں پر نشان بنایا۔ شاید اگر تلاش کرو ان نشانوں کو پاؤگی۔ اور اسی صورت سے تمہارے عزیز والد تمہاری مدد کرینگے"۔

کومو ونی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور وہ عالم سکوت میں بیٹھی رہی۔ تب پادری صاحب نے کہا اگر آپ لوگ منظور کریں تو جانے سے پیشتر ہم دعا مانگیں"۔

فوراً تینوں گھٹنے ٹیک کے۔ اور ان میں سے دو نے کبھی اس دعا کو فراموش نہ کیا۔ یہ پادری صاحب فی الحقیقت خدا کے ساتھ چلتا تھا اور اسلئے اس سے ملنا اور اس سے گفتگو کرنا ایک معمولی کام تھا۔ انہوں نے تہ دل سے اس سچی امید کے لئے جو موت اور غم کے وقت شکستہ دلوں کو تسلی بخش سکتی ہے۔ خدا کا شکریہ ادا کیا۔ گو کہ ملول خاطر عورتوں کے آنسو بہنے لگے تاہم ان کو ایک حد تک دلجمعی حاصل ہوئی اور آسمانی باتوں کی حقیقت ان پر منکشف ہوگئی

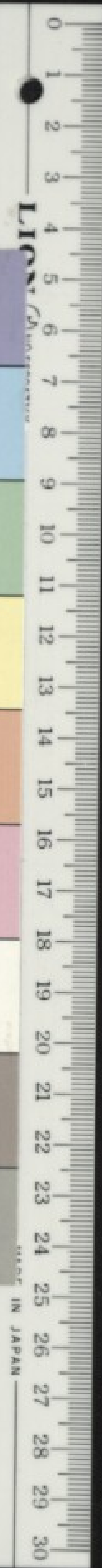
باقی دارد

ریویو

بابو گنگا پرشاد صاحب ایم۔ اے۔ ایم۔ آر۔ کی کتاب سرچشمہ مذہب کے چند حصوں پر ریویو

گزشتہ سے پیوستہ

(۴) آپ کی یہ آخری دلیل ہے جسمیں آپ دعوے کرتے ہیں کہ "زور آشترین خیالات کے یہودی مذہب میں درآنے کے لئے ایک تواریخی واقعہ ہے جو بابل کی اسیری کہلاتی ہے ۵۸۶ء قبل از مسیح بنوکدنضر فلسطین پر حملہ آور ہوا اور یروشلم کو لے لیا اور بہت سے یہودیوں کو اسیر کرکے بابل کو لے گیا۔ قریب ایک صدی بعد خورس بادشاہ فارس نے بابل کی سلطنت کو چپ کر دیا اور بعض یہودیوں کو یروشلم میں واپس جانے کی اجازت دی اس موقعہ پر لوٹ آنے کے بعد عزرا اور نحمیاہ نے ۴۵۰ء قبل از مسیح پرانے عہدنامہ کو جمع کیا اور مرتب کیا۔ پس یہودیوں کی نہایت قدیم کتابیں اس وقت لکھی گئیں۔ یا کم از کم ان کو پھر مرتب کیا۔ جبکہ وہ عرصہ دراز تک زور آشترین کے درمیان رہا گئے"۔ اس اقتباس میں بابو صاحب موصوف اگرچہ صاف نہیں کہتے مگر آپ کا تمام زور اس امر پر لگا ہوا نظر آتا ہے کہ یہودیوں نے زور آشترین مذہب کے خیالات کو سیکھ کر یہودی مذہب میں داخل کر لیا۔ جبکہ وہ اسیری میں قریب ستر برس تک رہ گئے اور چونکہ عزرا اور نحمیاہ نے پرانے عہدنامہ کو جمع کیا لہذا پرانے عہدنامہ خصوصاً پیدائش کی کتاب میں چند باتیں زور آشترین سے سیکھ کر داخل کر دیں اور جیسا ابھی اوپر ذکر ہوا کہ بابو صاحب خود تو کچھ نہیں کہتے مگر میڈم بلیوٹسکی کو کھڑا کر ان کے منہ سے کہلواتے ہیں۔ چنانچہ بابو صاحب فرماتے ہیں کہ میڈم بلیوٹسکی نہ صرف اس خیال کی تائید کرتے ہیں مگر وہ اس سے بھی آگے بڑھ جاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ موسے کا تمام قصہ ہی بناوٹ ہے یعنی بابل کے بادشاہ سارگن کے قصہ کی محض تقلید یا نقل ہے۔ چنانچہ اس کے بعد آپ میڈم صاحبہ سے اقتباس پیش کرتے ہیں۔ کہ عزرا نے تمام توریت کو از سر نو ترتیب دی۔ کیونکہ فرعون کی بیٹی کی کشتی (عورت) نیل دریا (بہت گہرا اور پانی) اور لڑکا جو جہاد کے ٹوکرے میں بہتا ہوا پایا گیا۔ ابتداً موسے نے اس بیان کو جمع نہیں کیا۔ بلکہ موسے سے پہلے اون بیلونیا کے کھپریل کے کتبوں کے ٹکڑوں میں ملتے ہیں جن میں بادشاہ سارگن کے قصہ لکھے ہوئے ہیں۔ اور یہ سارگن موسے سے بہت ہی قبل گزرا ہے اور اب منطقی نتیجہ اس سے کیا نکلتا ہے۔ نہایت ہی یقینی طور پر یہ ظاہر ہوتا ہے۔ جس سے ہم کو اس امر کے کہنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ کہ جو عزرا نے موسے کی نسبت قصہ پیش کیا وہ اس نے اس وقت سیکھا جب وہ بیلونیا میں تھا اور اس نے اس بیان کو جو سارگن کی نسبت کہا گیا تھا۔ موسے پر منسوب کیا القصہ خروج کی کتاب موسے نے نہیں لکھی۔ بلکہ عزرا نے قدیم روایات سے لے کر اس کو جعلی طور پر از سر نو بنایا"۔ اس کے بعد بابو صاحب فرماتے ہیں کہ میڈم موصوف جارج اسمتھ صاحب کے اسواری قدیم روایات سے ذیل کا اقتباس پیش کرتے ہیں"۔ سارگن یعنی بیلونین موسے کا پایہ تخت اگاڈ کا بڑا شہر تھا۔ جس کو شامی لوگ اکاد کہتے تھے جس کا ذکر پیدائش ۱۰ باب ۱۰ آیت میں مرقوم ہے اور جو نمرود کا پایہ تخت تھا اکاد بابل کے شمال میں دریائے فرات پر سپورا Sappara شہر کے نزدیک واقع ہے۔ دوسری عجیب مطابقت اس امر میں پائی جاتی ہے کہ سپورا کے گرد و نواح کا شہر وہی ہے جو موسے کی بی بی کا نام تھا یعنی زپورہ (صفورہ) بلاشک یہ قصہ عزرا نے چالاکی سے اضافہ کرکے جوڑ دیا۔ جس سے وہ کسی طرح سے ناواقف نہ تھا۔ یہ عجیب قصہ کینیں گک Kanyangik کے کتبہ کے ٹکڑوں سے پایا گیا ہے۔ جو حسب ذیل ہے:-



روح القدس کی تلاٹری ووری

گذشتہ سے پیوستہ

روح القدس کے اندر سکونت کرنے اور روح القدس کے بھر پور ہی کے ظہور میں امتیاز کرو۔ سکونت کرنے سے مراد ہے کہ وہ ہمارے اندر حاضر ہے۔ مگر ظہور سے مراد ہے کہ اس کی حضوری کو محسوس کیا جاوے۔ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ روح القدس کی سکونت ایمان کے وسیلے سے مسیح کیساتھ میں حاصل ہونے پر منحصر ہے۔ لیکن روح القدس کا ظہور اس کے کلام کی تابعداری پر منحصر ہے (یوحنا ۱۴: ۲۱) (اس موقعہ پر ہم کو مسیح کی تابعداری کے لئے بلایا جاتا ہے) پس روح القدس کی سکونت اس امر پر منحصر ہے کہ ہم مسیح کے ساتھ جوڑے گئے ہیں اور روح القدس کا ظہور ہماری حالت پر منحصر ہے پہلی صورت میں خدا کام کرتا ہے اور بغیر کسی قسم کے اندرونی احساس یا حضوری کو محسوس کرنے کے خیال کے ایسی حالت ایماندار کی زندگی میں ایک مستقل حقیقت ہو جاتی ہے کلام بھی فرماتا ہے کہ لیکن تم بھی اُس کی (خدا کی) طرف سے یسوع مسیح میں ہو گے (۱ قرنتی ۱: ۳۰) اے خدا کے فرزند یہ خدا ہی ہے جس نے تم کو مسیح یسوع کے ساتھ ہمیشہ کے لئے ملا دیا۔ اس ملاپ کے وقت روح القدس تم میں آیا تاکہ ہمیشہ کے لئے تم میں رہے (یوحنا ۱۴: ۱۶) اور یہ کہ روح القدس ہمیشہ کے لئے تمہارے اندر بستا ہے۔ ویسی ہی یہ بھی حقیقت ہے جیسی یہ کہ یسوع نے ہمیشہ کے لئے تمہارے گناہ اُٹھائے ہیں۔ اگر تم خدا کے فرزند ہو تو روح تم میں بستا ہے اور اگر تم تابعدار ہو تو روح تم میں اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔ تمہارا از سر نو پیدا ہونا تم پر منحصر نہیں ہے۔ تم خدا سے پیدا ہوئے ہو لیکن تمہاری چال تم پر منحصر ہے اور نیز روح کا ظہور بھی۔ روح القدس کا تمہارے اندر بسنے کا تعلق بیٹا پن سے ہے۔ مگر روح کا ظہور تمہاری تابعداری اور آپس رفاقت سے تعلق ہے۔ بیٹا پن خدا کی بخشش ہے اور

لا تبدیل ہے۔ اور یہی حال روح کے تمہارے اندر سکونت کرنے کا ہے لیکن تابعداری اور رفاقت بہت کچھ ہمارے اپنے ہاتھ میں ہے۔ اور اس واسطے یکساں نہیں اور یہی حال روح کے ظہور کا بھی ہے۔ اس طرح سے یہ بھاری غلطی کی جاتی ہے اور اس میں ہم اکثر مبتلا ہو جاتے ہیں یعنے یہ کہ ہم ظہور کو اندر بسنے کی کسوٹی بناتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اس کے ساتھ جو پہلے سے ہمارے اندر بستا ہے۔ تابعداری اور رفاقت کی کسوٹی بنا دیں روح القدس کے اپنے اندر بسنے کی نسبت محض اس سبب سے کہ ہم اس کی حضوری کو محسوس نہیں کرتے۔ اسی طرح شک نہ کرو جس طرح تم اسباب پر شک نہیں کرتے کہ یسوع تمہارے لئے موا محض اس وجہ سے کہ تم اُس کی موت کو محسوس نہیں کرتے اگرچہ اسی وقت نجات پاتے ہیں جبکہ ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہم نے نجات حاصل کرنی ہے اور روح القدس اسی وقت ہم میں بستی ہے جبکہ ہم اُس کی سکونت کو اپنے اندر محسوس کرتے ہیں تو ہم یہ دھوکا ہے۔ کیونکہ جب کبھی خدا کی تابعداری میں قائم رہتے یا نافرمانی میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو روح القدس ہمارے اندر بسنے سے رک جاتی ہے اور ہم کھوئے ہوئے مردہ اور بیہوش کی مانند ہوتے ہیں۔ یہ بھاری اور مہلک غلطی ہے جس میں ہم مبتلا ہوتے ہیں۔ لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ اس کا ہمارے اندر بسنا ایک لاتبدیل حقیقت ہے۔ اور وہ مسیح کے ساتھ ایمان کے وسیلے ہمارے ہمیشہ کے میل پر منحصر ہے۔ لیکن اس کے ہمارے اندر بسنے کا احساس تبدیل ہونے واقعات یعنے ہماری خدا کی تابعداری اور رفاقت پر منحصر ہے تو ہم اُس کی حضوری کے محسوس کرنے میں کمی بیشی کے آجانے سے کبھی کبھی اپنے اندر بسنے کی نسبت شک نہ کرینگے۔ بلکہ ہم کو ترغیب ملے گی۔ کہ ہم اپنی زندگیوں کو پرکھیں اور اُس کی رفاقت اور تابعداری میں ایسے ٹپٹے جاویں کہ اُس کی حضوری کی جھلک کو نہ کھو دیں

راقم

پادری این پریم داس۔

فیروزپور شہر

پادری جان فورمن صاحب کے لیکچر الہ آباد میں

گذشتہ سے پیوستہ

مگر خدا کی محبت اس سے کہیں بڑھکر ہے۔ اس کا قفل رسول اور نار استوں کے واسطے یکساں ہے۔ اس محبت کے بیش بہا موتی کو خوب چھپا کر رکھنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ چور (شیطان) اسے چرا لیجائے۔ خدا کی ذات یا صفات کا روح یا عطر محبت ہے۔ جیسے گلاب یا کیوڑہ کی روح سے دماغ معطر ہو جاتا ہے اسی طرح سے محبت اپنا اثر تمام دنیا میں پھیلاتی ہے۔ یوحنا دیندار رسول ایک وقت کہتا ہے کہ خدا محبت ہے۔

پیرس کے ایک پادری صاحب نے اپنے کام کی بنیاد صرف دو جملوں پر رکھی۔ اول یہ کہ خدا تم کو پیار کرتا ہے۔ دوم کہ میں تم کو پیار کرتا ہوں۔ ہمیں ہرگز ہرگز نہیں چاہئے کہ خدا کو کوئی ہوا یا بے جان یا کسی ڈراونی صورت سے نامزد کریں ہر ایک جانتا ہے کہ مقناطیس لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ خدا کی محبت مثل مقناطیس کے ہے کہ غمزدوں۔ مصیبت زدوں۔ اور گناہگاروں کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔

مسرف بیٹے نے کہا کہ "میں اُٹھکر اپنے باپ پاس جاؤنگا"

ہم اپنا مطلب فقط تین الفاظ میں بیان کیا چاہتے ہیں۔ ۱۔ دیا۔ ۲۔ بھیجا۔ ۳۔ قتل کیا۔ اے والدین آپ میں سے کتنے ہیں جو اپنے فرزندوں کو فروخت کریں۔ مگر خدا نے ایسا کیا جب اس نے جہان کو بگڑتے دیکھا اپنے اکلوتے اور پیارے اکلوتے کو دیا کہ سبھوں کے لئے اپنی جان نثیر ‎(؟) دے۔

۲۔ بھیجا۔ بعض اپنی اولاد کو اپنے سے دور نہیں کرنا چاہتے نہ بغرض تعلیم کسی دور دراز ملک میں بھیجا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اولاد کی محبت سب سے بڑھکر ہوتی ہے اور ذرا سی جدائی بھی ان کو شاق گذرتی ہے انسانی خیال کے مطابق یہ کس قدر

مشکل ہے۔ خدا اپنے مخصوص کرتا ہے اور پھر اپنے بیٹے کو بھیجتا ہے۔ خدا نے کیسی عجیب حکمت سے نجات کے کام کو پیدا کیا۔ سوم تعلیم کیا۔ مسیح نے فرمایا کہ میں سچے انگور کا درخت ہوں۔ اور تم میری ڈالیاں ہو۔ مالی اچھی ٹہنی کاٹ کر پیوند لگاتا ہے۔ خدا نے ہم کو جو گندی ٹہنیاں تھیں کاٹ کر اپنے میں پیوند کیا۔ میں خدا کا ایلچی ہو کر یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ چاہتا ہے کہ ہم سب نجات پائیں کیا آپ اپنے آپ کو چھوڑ کر خدا کے ساتھ ایک ہونا چاہتے ہیں وہ ہمارا آسمانی باپ ہے۔ اور فقط اکیلا وہی باپ ہے۔ اگر آپ اُس کو چھوڑ کر اُس کے برخلاف اپنی کشتی عمر لیجانا چاہتے ہیں تو

ایں خیال است و محال است و جنوں

والا معاملہ ہوگا پس اے یسوع ملاح طیار ہے کہ تمہاری کشتی کو پار لگاوے ؎

تو پار میری کشتی لگائے چلے

میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ ایمان لاؤ ہمیشہ کی زندگی پاؤ۔ گیت اور دعا کے بعد لیکچر ختم ہوا۔

چوتھا لیکچر

مضمون

”نہ زور سے اور نہ طاقت سے بلکہ میری روح سے خدا رب الافواج فرماتا ہے۔“

زکریاہ ۴: ۶

پہلی بات یہ ہے کہ ہمیں مددگار کی اشد ضرورت ہے۔ گناہ کی معافی اور بریت کا ذکر ہم اپنے پہلے درسوں میں واضح طور سے بیان کر چکے ہیں۔ اگر ہم خدا کے سامنے راستباز ٹھہرائے جاویں تو بھی ہم کو ایسے مددگار کی ضرورت ہے کہ ہماری عادات کو درست کرے۔ وہ کون ہے مثلاً گھڑی جو ہر وقت ایک کام کی چیز ہے مگر کوئی اس کی کل یا پرزہ ٹوٹ جاوے تو بالکل نکمی شے ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سے اگر دل کے زنگ پرزے بگڑ جائیں جب تک وہ درست نہ کئے جائیں۔ ہمارا اصلی کام نہیں کر سکتے۔ زبان دل کی کنجی ہے۔ بسا اوقات ہم زبان کرتے ہیں کہ فلاں شخص کی حرکات ناشائستہ ہیں۔ ایک پاک قادر مطلق کی ضرورت ہے کہ دل کے اندر کے زنگ آلودہ پرزوں کو خوب صاف کرے۔ ایک بے جان پرزوں کو درست کرتا ہے۔ اب ہم اس کا کچھ ذکر کیا چاہتے ہیں وہ خدا کا روح پوشیدہ کام ہے اس کا کام ہمیں دکھائی دیتا ہے۔ روح کو کوئی دیکھ نہیں سکتا محسوس نہیں ہو سکتا بلکہ شیشہ میں جو ہوا ہے وہ اندر رہ سکتا ہے۔ مثلاً یوسف داؤد اور کئی ایک تھا انہیں کو خدا کا روح ملا۔

پنتکوست کے دن ایک بالاخانہ میں ایک سو بیس شخص حاضر تھے۔ دس دن دعائیہ جلسہ رہا۔ ایک عجیب آواز آئی۔ جس سے مکان گونج گیا۔ اُس کی صورت مثل زبان کے تھی اُس دن سے آجتک نیا زمانہ ہوا۔ وہ ہر ایک کو ملا۔ ہم مسیح پر ایمان لائے۔ جیسے لاٹ صاحب کسی کوٹھی کی ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی میں آکر رہے اور وہاں ہی کھانا کھاوے۔ میرے دل کی گندی جھونپڑی میں وہ حاکم الحاکمین آکر سکونت کرتا ہو اس کا ذکر بار بار کلام پاک میں پایا جاتا ہے۔ جن کے دلوں میں اُس کی سکونت ہے اُن میں عجیب قسم کی تبدیلیاں پیدا ہوا کرتی ہیں۔ اور وہ ایسا ہے کہ اپنے پیاروں کو کبھی نہیں چھوڑتا اخیری دم تک محب اندر رہتا ہے اور اندر رہ کر دل کی خصلتوں جبلی عادتوں اور حرکتوں کو بدل دیتا ہے روح کا ایک بڑا کام بُلانا ہے۔ روح اور دلہن کہتے ہیں کہ آ۔ آج کے دن ہندوستان میں لاکھوں شرابی۔ زانی۔ بدمعاش موجود ہیں جنہوں نے توبہ کی اور بچ گئے۔ ایک شخص جب مسیحی ہوا اُسے شراب پینے کی سخت عادت تھی۔ اُس نے اس عادت کا موازنہ حقے سے کیا اور حقے کی چاٹ سے اور رفتہ رفتہ چائے بھی چھوڑ دی اور اب وہ بالکل آزاد شخص ہے کسی بُری عادت کا دباؤ اس کے جسم پر نہیں ہے۔ ایسے دوست کی صحبت میں گناہ کی خواہش بالکل کم ہو جاتی ہے۔ یعنی قوت مرضی و ارادہ اُس کی قوت مرضی کے تابع ہو جاتی ہے۔ وہ نئی نئی باتیں سکھلاتا انسان ہو گئے گا۔ تھا مرد دعا بناتا ہے۔ کلام پاک کو اپنا ورد بنا لیتا ہے۔ اس بڑی حقیقت کا حال سنکر لوگ ہر چہار سو دنگ ہیں۔ ذرا آجکل کے اخبارات میں چین کا حال پڑھئے۔ کہ یہ ملک مسیحی ہونے کے لئے کس قدر بے قرار ہے۔ ان تمام باتوں کا بیان سنکر دنیا کے لوگ ہم سے دو طرح کا سلوک کرتے ہیں۔

اولاً۔ بحث مباحثہ کرتے ہیں۔

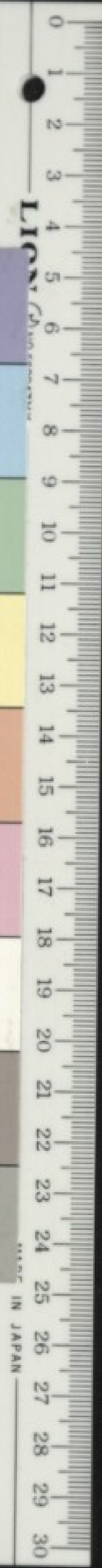
دوم۔ ہر طرح سے درپے آزار ہو جاتے ہیں۔ اے پڑھنے والے تو بھی ذرا ایمان لگتی کہہ کہ اگر تجھے ایسا اچھا دوست مل جاوے تو تو کیا اس کو جھٹ پٹ چھوڑ دیگا۔ ہم تو صرف ایک دیکھی ہوئی بات کی گواہی دیتے ہیں۔ ورنہ ہم کو کیا ضرورت کہ ایسے شخص کی تحسین و تعریف میں فقرے جڑیں جس سے نہ تو ہم کو نہ کسی اور کو کوئی مفاد ہو۔ خداوند یسوع مسیح فرماتے ہیں کہ تم برے ہو کر جب اپنے لڑکوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو تمہارا آسمانی باپ تمہیں کیا کیا نہ دے گا۔ جب ہم بازار جاتے ہیں تو لوٹتے وقت اپنی اولاد کے لئے اچھی چیزیں خرید کر گھر لے جاتے ہیں۔ یہ سب پیار کا نتیجہ ہے۔ وہ جو ہمیں سوتے جاگتے پالتا ہے کتنا زیادہ وہ اپنے مانگنے والوں کو اچھی چیزیں دیگا سب سے عمدہ شے روح القدس ہے۔ اس کو ہمیں مانگنا چاہئے۔ وہ ضرور دیگا۔ اُس کی معموری کے لئے چاہئے کہ ہم دعا کریں۔ کسی جگہ ایک بڑا میلہ تھا اُس میں لوگ سونے کے برتن پانی میں بھر بھر کر انعام دیتے تھے۔ مگر کیا خداوند مسیح نے فرمایا کہ جو کوئی پیاسا ہو میرے پاس آئے۔ اس کے اندر سے جیتے پانی کے سوتے جاری ہونگے۔ ایسے سب لوگ قبول کریں۔ موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ گیت اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

پانچواں لیکچر

مضمون

درو کا وقت گزرا گرمی کے ایام تمام ہوئے اور ہم نے رہائی نہیں پائی۔

یرمیاہ ۸: ۲۰ باب



ہم اس مضمون کے شروع میں اپنے تمہیدی کلمات میں وقت کی قدر پر بہت سے اشارات لکھ چکے ہیں۔ متذکرہ بالا دیانت پر میانی کی کتاب کے آٹھویں باب میں مندرج ہے کہ دور کا وقت بھی گزر گیا۔ مگر افسوس کہ ہم ٹال مٹول کرتے رہے سخات۔ باقی زمین میں طرح طرح کے پھل اور ترکاریاں پیدا ہوئی ہیں اور گرمی میں یہ طاقت ہے کہ وہ ان پھلوں کو پکاتی ہے بہار کے بعد خزاں اور خزاں کے بعد بہار۔ ربیع کے بعد خریف اور خریف کے بعد ربیع گذرتی جاتی ہے۔ نہ تو ربیع سے کچھ حاصل ہوا اور نہ خریف سے۔ عزیز و زندگی اس دنیا میں ایک موقعہ ہے۔ اگر آپ کسی بنئے سے یہ سوال کریں کہ وہ زندگی کو کیا سمجھتا ہے تو فوراً آپ کو جواب دیگا کہ جس طرح سے ہوسکے خوب روپیہ اکٹھا کیا جاوے۔ سود کھایا جاوے۔ حویلیاں بنائی جاویں۔ گھر کی مستورات کے گلے اور ہاتھ سونے سے زرد اور پیلے ہو جائیں اگر یہی سوال کسی راجہ یا نواب یا والئے ملک سے کیا جاوے تو جواب ملیگا کہ اس زندگی میں جس قدر موقعے ملک پر ملک فتح کرکے اپنی سلطنت بڑھائی جائے۔ میرے گھر ایک نیک زبردست شہزادہ پیدا ہو جو دنیا میں بڑا جابر ہو۔ ہر کس خیالے عیب دارد یا خیال ہر کس بقدر ہمت اوست۔ اب اگر یہی سوال اگر آپ ڈوکٹر دیری صاحب یا ڈاکٹر یو اینگ صاحب یا پادری پیٹرسن صاحب یا کسی خدا کے برگزیدہ بندہ سے دریافت کریں تو آپ کو یہ جواب ملیگا کہ زندگی ایک بڑا بھاری موقعہ ہے جس میں ہم اپنی زندگی کو غنیمت جانکر عاقبت کا فیصلہ کریں۔ دنیا میں کوئی ایسا کام کرجائیں کہ مرنے کے بعد بھی ہمارا نام رہے۔ اور اپا میٹ نہ ہو جائے۔ یہ خدا کے بندے رات دن اسی دھن میں ہیں کہ لوگوں کی روحیں بچ جاویں اور انہیں دائمی زندگی اور ہمیشہ کی خوشی نصیب ہووے

باقی آئندہ

شعر و سخن

غزل

چھوڑ کر در کو ترے ہرگز نہ اب جائیں گے ہم
جب ترے کہلا چکے پھر کس کے کہلائیں گے ہم

چھوڑ دیں تم کو مسیحا کیا کوئی نادان ہیں
منہ خدا کو حشر میں آخر تو دکھائیں گے ہم

نقش پائے حضرت عیسٰے کی دل کر پیروی
کچھ محبت آخر تو کب تک تجکو سمجھائیں گے ہم۔

تو سزا دے یا جزا ہم خوش ہیں جو تیری رضا
بھاگ کر تیری حضوری سے کہاں جائینگے ہم

فکر عقبٰے کی اے ناداں یہ فرصت پھر کہاں
ہاں کبھی ملک عدم جا کر نہ پھر آئینگے ھم

واعظ ناداں اگر قائل نہیں تو موت کا
آرہی ہے سر پہ تیرے دیکھ دکھلائینگے ہم

ہے مثل مشہور جو ینده ہی یابنده ہوا۔
بن تجسس یار کا ہرگز نہ گھر پائینگے ہم

زاہد ناداں ترے دلمیں ہے نخوت کا اثر۔
تو نہ سمجھیگا تجھے گو لاکھ سمجھائیں گے ہم۔

صدق دل سے کرکے توبہ پاک ہو بیباک ہو
اس پہ پہلے ہو پھر اور بتلائیں گے ھم

کیا پلائی ہے مئے الفت مسیحا آپ نے
چھوڑ کر یہ فیض میخانہ کہاں جائینگے ہم

کیوں لگاتا ہے عبث دنیا میں دل اپنا قمر
کچھ نہ لینگے ساتھ اپنے یاں سے جب جائینگے ہم

راقم آرہ۔ حاکم رائے۔ قمر
جے پور۔ راجپوتانہ

انتخاب الاخبارات

علم اور جرم کی جنگ

جوں جوں دنیا میں علم کی روشنی بڑھتی ہے ویسے ہی جرم کی تاریکی بھی گہری ہوتی جاتی ہے۔ محکمہ ضد او جرائم ارتکاب جرم کو روکنے کے لئے نئی تدبیریں نکال رہا ہے۔ اور ماہران علوم ہر طرح کی امداد پر آمادہ ہیں۔ مگر جرم کرنے والے اپنی سیاہ کاری میں ایسا کمال کرتے ہیں کہ سارے علوم و سائنس و عقل و تدبیر متفقہ کوشش سے بھی انسداد جرم میں کامیابی نہیں ہوتی۔ لوگوں نے چوروں سے مال و اسباب کی حفاظت کے نئے نئے ڈھنگ نکالے۔ مضبوط سے مضبوط مکان بنائے۔ آہنی سیف اور زمین دوز مال خانوں سے کام لیا کہ انہیں کوئی توڑ پھوڑ نہ سکے مگر چوروں نے پھر بھی شاہی خزانوں پولیس سٹیشن اور فوجی قلعوں پر ہاتھ صاف کئے۔ سائنس والوں نے برقی الارمنگ لاک لگائے۔ مگر تجربہ سے وہ بھی بے سود ثابت ہوئے۔ چوروں کی طرح جعلسازوں نے بھی سیاہ کاری میں کمال کیا ہے۔ جعلی ٹکٹ جعلی چک حتٰے کہ جعلی نوٹ بنائے اور خلقت کے لاکھوں کروڑوں روپے ٹھگ لئے۔ اب نوٹوں کے جعل سے بچنے کے لئے یہ تدبیر سوچی گئی ہے کہ صرف آنکھ ہی نہیں بلکہ کان بھی ان کو پرکھ لیا کرینگے۔ جس ڈھنگ سے فونوگراف کی پٹریاں بنتی ہیں اسی ڈھنگ سے نوٹ بنینگے۔ فونوگراف کی پٹریوں پر جیسے راگ کی لکیریں کندہ ہوتی ہیں۔ ویسے ان نوٹوں پر کچھ خاص نشان رہینگے۔ جب کسی نوٹ پر جعلی ہونے کا شک ہوگا۔ تب اسی وقت وہ فونوگراف پر بجایا جاویگا نہ بجنے والا نوٹ جعلی سمجھا جاوے گا۔ اس کے فونوگراف بھی خاص قسم کے ہونگے۔ اور وہ محفوظ رکھے جائینگے۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ جو لوگ جعلی نوٹ بنا سکتے ہیں کیا وہ بولنے والے جعلی نوٹ تیار نہ کر سکینگے؟ افسوس تو یہ ہے

کہ مادہ پرست دنیا ہر ایک دکھ اور مشکل کو مادے سے حل کرنا چاہتی ہے اور یہ ویسا ہی ناممکن ہے جیسا کہ ریت سے تیل نکالنا یا دہ کا ری کا تدارک اس وقت تک ناممکن جبتک کہ انسان کو انسان بلکہ نیک انسان نہ بنایا جاوے۔ اور اس کی روحانی اور اخلاقی تربیت کا انتظام نہ ہو۔ کیونکہ روحانیت اور اخلاق کا رنگ چڑھ جانے کے بعد کوئی شخص گناہ اور بدی کرنے کے قابل ہی نہیں رہتا

(مہند)

ایک فیاض پارسی کا تیس لاکھ کا عطیہ

پچھلے دنوں جو خبر نکلی تھی کہ ایک مخیر و فیاض پارسی پچاس لاکھ روپیہ کا عطیہ تعلیمی ترقی کے لئے عطا کرنے والے ہیں۔ اور قیاس ظاہر کیا تھا کہ معطی سر کاؤس جی۔ جہانگیر جی بیرونٹ یا سر دوراب جی۔ جمشید جی ٹاٹا میں سے کوئی صاحب ہونگے۔ اس کے متعلق بمبئی کے اخبارات وثوق کے ساتھ لکھتے ہیں کہ سر دوراب جی۔ جمشید جی ٹاٹا تیس لاکھ روپے کا عظیم الشان عطیہ تعلیم نسواں کے لئے عطا فرمانے والے ہیں۔ جس کی سکیم صاحب وزیر ہند کے پاس جاکر بعد اُن کی رائے کے گورنمنٹ بمبئی کے پاس واپس آگئی ہے۔ یہ فیاضی ایسی شاندار ہے کہ جس کا شہرہ چار دانگ عالم میں ہوگا۔ اور اس سے مسئلہ تعلیم کو قابل قدر تقویت پہنچے گی۔

میونسپل گزٹ

ایک نادر بیماری

حدود دربھنگہ کے چند مواضعات میں ایک جدید مرض نمودار ہوا ہے۔ جس میں سر سے لیکر سینہ تک جسم کے بعض حصص بالکل سیاہ پڑ جاتے ہیں۔ اور مریض سرنگوں ہو جاتا ہے۔ اس وقت تک ایک سو سے زیادہ اشخاص اس موذی مرض میں مبتلا ہو چکے ہیں جن میں سے ایک بھی جانبر نہیں ہوسکا۔ دربھنگہ کے سول سرجن صاحب تحقیقات میں مصروف ہیں۔

آصفیہ گزٹ :۔ اگر حیدرآباد سے بھی کسی ڈاکٹر کو بغرض حصول تجربہ روانہ کیا جائے تو نہایت مناسب ہوگا۔

آصفیہ گزٹ۔

سرحد میں خونخوار لڑائی مکانات جلائے گئے ڈیڑھ سو آدمی مر گئے

سرحد کی علاقہ بجوار سے ایک خونخوار لڑائی کی خبر ملی جو نوآگئی کے سردار صفدر خاں اور وہاں کے فرقوں میں ہوگئی۔ صفدر خاں نے اپنے لڑکے کی مدد سے بہت سی طاقت جمع کر کے کمار خیل موسٹے خیل وغیرہ کے فرقہ والوں پر حملہ کیا جس میں صفدر خاں کا بیٹا بھی مارا گیا اور ڈیڑھ سو آدمی اور بھی مارے گئے۔ فرقے والوں نے نوآگئی اور اس کے ارد گرد کے تمام گاؤں جلا کر خاک سیاہ کر دیئے۔ اس علاقہ میں اس تباہ کن آگ سے صرف ایک گاؤں "کوٹ کی" بچا۔ اب صفدر خاں پھر بھاگ گیا ہے اور لوگوں نے ایک اور سردار مقرر کیا ہے۔ سرحد پر دیر سے اس قسم کی بد نظمیاں ہو رہی ہیں۔ امیر کابل نے بہتیرے جتن امن قائم کرنے کے لئے کئے۔ لیکن وہ اب تک ناکامیاب رہا ہے۔ ایسی لڑائیاں ہی ظاہر کرتی ہیں کہ وہاں کا حکمران کس قدر انتظام کی قابلیت رکھتا ہے

(آریہ گزٹ)

ایک زبردست ڈاکہ ایک ہندو ساہوکار کا قتل

گوجر خاں سے ایک خوفناک ڈاکہ کی خبر آئی ہے۔ حالات یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ ایک بھاری ساہوکار لالہ بھگوانداس جبکہ اپنے گاؤں کے مکان کے اوپر سویا ہوا تھا تو اس کو قتل کر دیا گیا۔ ڈاکوؤں کا مدعا ساہوکار کو لوٹنا تھا۔

(آریہ گزٹ)

صیغہ حفظان صحت کی ترقی

لوکل معصر سول وملٹری گزٹ کو معلوم ہوا ہے کہ صاحب وزیر ہند بہادر نے صیغہ حفظان صحت کی سروسوں کے اضافہ ودرستی کے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا کی مزید تجاویز کو منظور فرمایا ہے۔ اور بالخصوص زائد ڈپٹی سینیٹری کمشنر ان کے تقرر کی اجازت دیدی ہے۔ اب گورنمنٹ ہند جلد ایک گیزیٹ شایع کریگی جس میں مختلف تجاویز منظور شدہ کی تفصیل دیجائیگی۔ ہندوستان میں حفظان صحت کا صیغہ تعلیم سے کسی طرح کم ضروری نہیں ہے۔ اور صرف ایک وبائے طاعون سے ۸۰ لاکھ جانوں کے اتلاف کا جو ہولناک نقصان پچھلے بارہ تیرہ سالوں میں اٹھانا پڑا ہے۔ وہ بہت زور سے اس کا متقاضی ہے کہ گورنمنٹ اس صیغہ پر فراخدلی سے روپیہ خرچ کرے اور لائق ہندوستانیوں کو عہدے و وظائف عطا کرکے اس کی معلومات حاصل کرنے کی ترغیب دے

(رمیہ اخبار)

بارش کی ضرورت بنگال۔ آسام اور جنوبی ہند میں ہے۔ اور کال کے محکمے میں اب ۱۹۱۷۶ لوگ ہیں جن میں سے ۱۵۳۱۹ احمد نگر میں ہیں۔

ضرورت

۳
۱

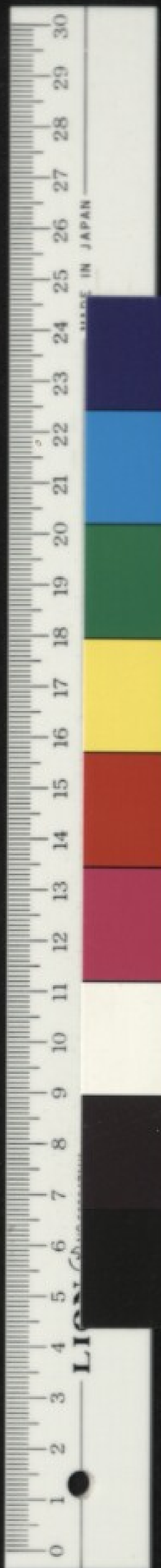
سی۔ ایم۔ ایس مڈل سکول غازی آباد ضلع میرٹھ کے واسطے ایک ہندوستانی مسیحی استاد کی جو انٹرنیس پاس ہو یا ایس۔ ایل۔ سی اور انگریزی اور ریاضی میں لائق ہو ضرورت ہے تنخواہ مبلغ پچیس روپیہ سے تیس روپیہ ماہوار اور کرایہ مکان مبلغ دو روپیہ سے تین روپیہ تک۔

درخواستیں بنام ہیڈ ماسٹر سکول ہذا آنی چاہئیں

ضرورت

ماہ اکتوبر ۱۹۱۲ء میں ایک ہیڈ مسٹرس کی اے۔ پی مشن گرلس بورڈنگ سکول کے واسطے ضرورت ہے۔

درخواستیں بنام پرنسپل جگراؤں پنجاب آنی چاہئیں



حالات جاپان اُردو ۳ر و ۸ر
شریف بیبیاں ۳ر و ۶ر
چند رلیلا سادھنی اُردو ۲ر و ۶ر گورمکھی ۲ر
رشیوں کا آبائی وطن ۲ر
آواگون یا آئندہ زندگی ۲ر
تناسخ کا کھنڈن ۲ر
سیر ہند عہ
بچوں کی پرورش ار
لیبوریٹری ہینڈبُک ار
وکیل کی سرگذشت رومن اُردو ۶ر
دو سوال (زمانستک تعلیم کار داز روئے فلاسفی) ۳ر
سورج پرکاش ۴ر و ۶ر مجلد ۱۲ر
ملکہ آسترکا احوال با تصویر ولایتی ۶ر
ملکہ روت کا احوال " ۶ر
موسیٰ کا احوال " ۶ر
وشنو کے دس اوتار ۲ر
ویدک تصنیفات ار
اصلاح تمدن ۵ر
اصلاح زراعت ار
صنعت و دستکاری ۲ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے ۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی "
ویدوں کی ازلیت ۶ پائی
پرستش حیوانات ۳ پائی
تیرتھ ۶ پائی

اہل ہنود کے تیوہار ۶ پائی
تاریخ مذہب ۸ر
تاریخ روم ۸ر
تاریخ مصر ۸ر
تاریخ یونان ۸ر
مرقع روس ۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات ۲ر
حیات پولوس ۴ر
حیات داؤد ۸ر
راہ زندگی ۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن ۸ر
گنجینۂ اسلام رومن ۸ر
رامپال سنگھ رومن اُردو ۸ر
تلاش حق اُردو رومن اُردو ۳ر و ۹ر
دولت لازوال اُردو ۳ر- ۵ر- ۸ر
" رومن اُردو ۸ر
عزت بیمثال اُردو ۳ر- ۵ر- ۸ر
" رومن اُردو ۸ر
اصلاح اخلاق ۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد ار
شادی کی بابت خیالات ار
سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی
صفائی کی ضرورت ۳ پائی
دعوتِ اسلام ۶ پائی
مسیح کا نمونہ ۸ر

مسیح کے خاص دوست ۸ر
کشف الحقائق ۸ر
بے گناہ نبی ۳ پائی
فارقلیط ۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل ۳ پائی
حضرت محمد ۳ پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی ۳ پائی
اسمار الٰہی ۳ پائی
خدا کے دس حکم ۳ پائی
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں ۳ پائی
مسیح یا محمد ۳ پائی
نماز ۳ پائی
قرآن ۳ پائی
سچا اسلام ۳ پائی
یسوع مسیح ۳ پائی
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا ۳ پائی
سورہ فاتحہ ۳ پائی
ہمارا شافع کون ہے ۳ پائی
خدا ہمارا باپ ۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی ۳ پائی
انصاف کا دن ۳ پائی
فہرست قرآن رومن اُردو مجلد ۶ر
لفظ دیو کی دیانندی تفسیر- رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ- ڈی- گریسولڈ ۲ر

پتہ- کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای- ایم- ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی- ایل- ایس بذریعہ وی- پی +

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

کلورڈ ڈاین

یہ انگریزوں کی خانگی دوا ہے۔ریاحی درد۔مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو اسکی ایک دو خوراک سے جاتا ہے۔ اسہال۔ا لون کے دست پیچش کے لئے یہ نہایت مفید ہے۔ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے نامی دواخانہ سے بنوائی ہے دیگر قیمتی کلورڈائن کے برابر ہے اور قیمت ارزاں ہے قیمت ۸ر شیشی محصولڈاک ۵ر ۱۲ر شیشی للعہ محصول ۱ر

پین ہیلر

اندرونی درد و پیٹ مروڑ اس سے دور ہوتی ہے۔ اندرونی۔ بیرونی درد و موچ۔ چوٹ سے یا گٹھیا کے سبب جوڑوں میں یا گانٹھوں میں ریاح یا سردی سے۔کمر کو لہا پنجر گردن وغیرہ میں یا جیسا درد ہو اسکے مالش سے جاتا ہے ڈاڑھ و مسوڑہ کی درد کو بھی فائدہ کرتا ہے قیمت ۱۲ر شیشی ڈاک محصول ۵ر+

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵-۹۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں۔۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ۲۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھا لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۳۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے اور نیے پراسپیکٹس (اردو انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں+

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹوں کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں+

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ر سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یو۔پی سے طلب کرسکتے ہیں+

تواریخ کلیسیا

یہہ کتاب رومن اردو میں چھپ کر تیار ہوگئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک ہیں قیمت عہ ۸ر+

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی بنیار سالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھہ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔باغ دل کے چاروں نمبر ۱۹۱۲ء کے ۱۲ر فی نمبر لیا جاتا ہے+

درخواستیں بنام پادری ای۔ایم ویری۔ڈی۔ڈی۔ آنریری سکرٹیری سی۔ایل۔ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہیئے

دستورالعمل نُورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۱ر
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی ۱ر۸
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ۲ر
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۲ر۸

شرح اُجرت اشتہارات

سال تمام	ششماہی	سہ ماہی	مقدار اشتہارات
ہے	صہ	ے	کالم کا آٹھواں حصہ
للعہ	ہے	صہ	چوتھائی کالم
صہ	للعہ	ہے	نصف کالم
للعہ	صہ	للعہ	پورا کالم
۸ر	۵ر	للعہ	پورا صفحہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا+

نوٹ۔نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں+

اطلاع ضروری۔(۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جاسکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا (۵) بعض نامہ نگار غلط و ملط سفر و نشر بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور پرچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے۔ایڈیٹر+

سی۔بی۔ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح۔خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ بازیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونل وکریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے صہ کرونل لو+

مزید دریافت حال کے لئے مینجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں+

(پادری جے۔سی ہیرون صاحب پبلشر۔ایڈیٹر و مینجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام واکلی برادرز چھپا)

